وفات نامہ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جسمیں

قصہ حضرت دایہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

اور

قصہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

شامل ہے

رحمٰن برادرس ناشران و تاجرانِ کتب فریر روڈ کراچی

Scanned by CamScanner

عزیزو ذرا حال کر گوش جان
وفات نبی کا سنو تم بیان
محمد کے غم میں جو آنسو بہیں
وہ آنکھیں دوزخ میں ہرگز جلیں
کہ اک روز نظارہ تھے نبی
نبا جو محمد اور افضل سب
کہا آکے جبریل نے یہ پیام
کہ بھیجا ہے حق نے درود و سلام
کہا ہے کہ پھر ملک الموت اللہ کے
کہ اس کو حکم ہو آپ کے سامنے
یہ سن تھی اب تعظیم سب تمام
یہی ہے کہ تمامی و ختم کلام
خوشی سی ہوا سب کا دل داغ داغ
ابوبکر کے آنسو بہے
پھر اس نے نہیں سب یہ الم کرنے لگا

وفات نامۂ رسول مقبول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حمد خدائی عزوجل و نعت سید المرسلین واصحاب کبار رضی اللہ عنہم اجمعین

وہی ہے سزاوار حمد و ثنا	کہ جس کی نہیں ابتدا انتہا
وہ بیشک ہے عالم کا پروردگار	کیا جس نے قدرت سے سب آشکار
حبیب اس کا وہ سید پاک ہے	کہ اوصاف میں جسکی لولاک ہے
محمد کا کیا جاہ و تمکین ہو	لقب جس کا طہٰ و یٰسین ہو
بہت مشہور اسکے ہیں چار یار	کہ صد آفریں باد بر ہر چہار
جو ہیں آل و اصحاب خیر الانام	خدا کا ہو ان پر درود اور سلام

دربیان وفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وفات نامہ

ہے سب ابوبکر یار
سنکر ہوا زار زار
یہ پیغام سنکر تو اسرار ہے
عمر نے کہا پھر یہ سر وا ہے
جماعت میں ابوبکر خیر البشر
وہ ہے واقف نازنین خبر
خدا جانے ہے کس طرح کی

دربیان قبض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دربیان زیارت قبر
زیارت سے ایک ماہ پیشتر
نبی موت زیارت کو جاتے تھے بعد از رسالت قیام
پھر ہوتا ہوں رخصت بدام

دربیان

لگیں رونے پھر عائشہ زار زار
کہ کرنے لگے ہیں حضرت سفر اختیار

دربیان رفتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ...

دربیان رفتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخانہ عائشہ

اسی ماہ میں وہ خدا کے رسول — گئے عائشہ پاس خاطر ملول
کہا عائشہ سے تو سن میری بات — کہ پہنچی قریب آکے میری وفات
سنا عائشہ نے کہا ای نصیب — قیامت کا دن آکے پہنچا قریب
وہ روتی تھیں اور پوچھتی تھیں یہ بات — کہو مجھ سے یا سرور کائنات
محمد نے تب عائشہ سے یہ کہا — کہ وقفہ کئی دن کا باقی رہا
کہا عائشہ نے یہ سردار من — کہو کون دے تم کو غسل و کفن
کہا مجھ کو نہلائینگے اہل بیت — کفن دینگے مجھ کو میرے اہلبیت
کہا کون حضرت پڑھے گا نماز — کے حکم ہے اے شہ پاکباز
کہا پھر جنازہ جو طیار ہو — تو گھر خالی اکبار کر دیجیو
کہ پہلے پڑھیگا خدائی جلیل — کریگا ادا آکے پھر جبرائیل
پھر آکر گروہ ملائک تمام — کرینگے ادائے نماز و تمام
پڑھیں اہل بیت آن کر پھر نماز — مگر مرد پھر عورتیں پاکباز
فراغت کرے جبکہ اُن کا گروہ — پڑھیں آکے امت گروہ در گروہ
کریں دفن بعد اسکے سب آنکر — عزیز و قریب و محب سر بسر

ماہ آخر کے دن اثنین و نیز
چلے ... سفر تھا رجب ...
سنیچر کا دن تھا سبھی ان کے ہمراہ تھے
سب اصحاب علی ...
جناب علی ... سال ... قرآن
کہ جبریل ... یکبار ...
سنا نے ... دو بار ... حال
سنا یا ہوا معلوم مجھکو یہ حال

...

کہ رہنا مرا ہوچکا ہو سفر
اسی سال میں میں کرونگا سفر

دربیان درد سر عائشہ و پریدن آنحضرت

نبی نے کہا عائشہ سے یہ بات
کہ تو کیوں ... سے انداز ... کہا
کہا مجھ کو ہے درد سر ... بیٹھا
... ہوں ... اس
کہ اس درد سے اب میں ہوں ... اس گھڑی
مری جاتی ہوں درد سے اس
نبی نے کہا سنکے کیا خوب ہو
اگر تم میرے سامنے ہی مرو یا
کروں سب کام اچھی طرح سے میں
دھلوں دیکے غسل و کفن قبر میں
...ملنسیں

خدا نے کہا ہے یہ بعد سلام
کہ اے شافع حشر خیر الانام

اگر اس مرض سے تو ناشاد ہو
شفا دوں میں جلدی کہ آرام ہو

وگرنہ ہوں مشتاق دیدار کا
کہ ہو وصل ہو یار سے یار کا

نبی نے کہا ای اخی جبرئیل
میں بندہ ہوں اسکا وہ رب جلیل

مجھے اس میں ہرگز نہیں اختیار
میں راضی ہوں جسمیں ہو خوشی پروردگار

مجھے حکم اس کے کیا ہے عدول
جواب اسکی رضا ہو مجھے ہے قبول

ہنسیں عایشہ پھر کہا اے رسول	مرے بعد عورت کروگے قبول
رہیگی میرے حجرے ہیں تیرے پاس	نہوگا تجھے میری الفت کا پاس
محمدؐ نے پھر عایشہ سے کہا	جو ہوتا ہی اسکے بہتر تھا کیا
مگر تجھ سے پہلے ہے میرا سفر	کہ آمادہ ہوں بعد ماہ صفر
اسی درد میں پھر ہوئیں وہ ملول	مرض تھا بہ وفات رسول

دربیان شدت تپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و پرسیدن ابن سعود

گئے تین دن جب کہ آزار میں	نہ طاقت رہی جسم بیمار میں
نبی سے کہا ابن مسعودؓ نے	کھڑے ہوکے آداب سامنے
کہ دیکھی نہیں کہیں ایسی تپ	خدا جانے اسکا ہوا کیا سبب
یہ کس طرح کی تپ ہے فرمایئے	سبب جو کچھ اسکا ہو بتلایئے
نبی نے کہا تجھکو کیا ہے خبر	ہے اس وقت میں تپ مجھے سخت تر
ہے اک حصہ عالم یہ رنج و عنا	دوچند انبیاء پر ہے کرب و بلا
جہاں میں ہے ان پر جو دونا عذاب	خدا سے وہ پائینگے دونا ثواب

دربیان آمدن جبرائیل نزد آنحضرت

غرض آئے جبرئیل حضرت کے پاس	کہا دل کو اپنے نہ کیجو اداس

وفات نامہ

دربیان طلبیدن حضرت فاطمہ رضہ

کہا پھر محمد نے با درد و تاب
بلاؤ مری فاطمہ رضہ کو شتاب

جو خیر النسا آئیں حضرت کے پاس
ہوئیں دیکھ کر وہ بہت بے حواس

کہا تم نے بابا بلایا ہمیں
یہ احوال پیا دکھایا ہمیں

بلا کے کیا آج جب مجھ سے کرتے تھے بات
سنو وہ صفات نبی سے بلائے لگا

ہوا آج کیا جوں ہی آنکھ کھلی فاطمہ کی پاس لب پہ آہستہ بات
صدا نبی نے لیا اس کو کان میں کہے بعد اب ہے میری وفات

جو زہرا رضہ

کہ جب کا نبی نے کیا ہو گناہ
تو ہو آ کے مسجد میں وہ دادخواہ
ندا جب یہ کانوں میں سب کے پڑی
وہاں جا کے خلقت ہوئی سب کھڑی
بہت ہی ہوئے جمع مسجد میں آ کر تمام
جو اصحاب تھے اور سب خاص و عام
صحابہ سے بولے خدا کے حبیب
کہ ہوں اب یہاں آخرت عنقریب
کسی کا لیا ہو جو کچھ میں نے دام
وہ لے مجھ سے آ کر یہاں اور دام
کسی کو اگر میں نے مارا ابھی ہو
بری بات کہہ کر کہ ہو
وہ آج آ کر مجھ سے لے انتقام
نہ رکھے قیامت کے دن پر کلام

جو زہرا رضؓ نے اس کو سنا رو دیا	نبی نے پھر اس کو تسلی کو دیا
کہ صابر ہو بیٹی نہ کر غم الم	تری عمر کم بھی رہے روز کم
انہوں نے یہ سنتے ہوئے ہنس دیا	تعجب دیکھکر عائشہ نے کیا
لگیں پوچھنے فاطمہ سے یہ بات	کہ کہتے تھے کیا سرور کائنات
نہایت مجھے یہ تعجب ہوا	کہ روتے ہوئے تم نے پھر ہنس دیا
کہا فاطمہ رضؓ نے کھاؤ قسم	کسی سے نہیں کہنے کی راز غم
کہی تھی یہی مجھ سے آہستہ بات	کہ پہنچی قریب آ کے مری وفات
میں اس بات کو سن کے رونے لگی	مجھے پھر نبی نے یہ تسکین دی
کہ بعد از صفر ہوگا میرا سفر	مرے بعد پھر ہوگا تیرا سفر

دربیان طلبیدن آب ہفت چاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جناب نبی نے کہی پھر یہ بات	کہ بھر لاؤ پانی کنوئیں گن کی سات
میرے سر پہ اس پانی کو ڈال دو	کہ تن سے نکلجائے گرمی جو ہو
سنا جو یہ لوگوں نے دوڑے شتاب	بجالائے حکم رسالتمآب
جو فرحت ہوئی اسمیں دل کو حصول	گئے ظہر پڑھنے جناب رسول
نبی رضؓ نے کہا پھر بلطف کمال	ندا کر بدینے میں تو اے بلال رضؓ

وفات نامہ

کہ خجلت بروز قیامت نہ ہو
خدا پاس مجھ کو ندامت نہ ہو
عکاشہ نے سن کر یہ آواز دی
کہ جاتے تھے اک دن شتر پر نبی
سر راہ جنگ تبوک پہ
کہ چابک شتر کو لگانے لگے
وہاں پر سے بھاگا جو ہاتھ آپ کا
لگا مجھ کو چابک
منگا دو وہ کوڑا کہ لوں انتقام
ای بیٹی یہ ہے عرض اے نیک نام
کہا پھر نبی نے یہ سلمان سے
کہا جا کے فاطمہ جان سے
کہ تجھ کو نبی نے طلب ہے ایک چابک دراز
کہ دو مجھ کو لادے ای پاکباز
گئے جب کہ سلمان زہرا کے پاس
پریشان طبع اور چہرہ اداس
وہ

وہ بولیں بتا آج کیا ہے سبب
کہا اس نے اے پاک زہراؓ بتول
وہ بولیں کہ چابک کا اب کیا ہے کام
کہا ہاں پیغمبر تو بیمار ہیں
عکاشہ ہے اک شخص مشہور نام
شتر پر تھے حضرت اک روز سوار
وہیں پر عکاشہ بھی موجود تھا
سو وہ آج دعوے کو موجود ہے
کہوں کیا مصیبت پڑی ہے عجب
عکاشہؓ ہوا اس قدر سنگدل
لگیں کہنے زہرا عجب ہے فضول
نہیں جانتا یہ نبی ہیں رسول
اسے جا کے تو دے خدا کی قسم
عکاشہ نے سلمان سے سنکر پیغام
وہاں سے جو سلمان پھرے ناامید

تو ایسا سراسیمہ آیا تھا کب
ہے چابک کے لانے کا حکم رسول
کہ ہیں سخت بیمار خیر الانام
مگر بدلہ دینے کو طیار ہیں
وہ آکر ہوا طالب انتقام
جو کوڑا لگایا اسے ایک بار
وہ کوڑا لگا یک اسی کے لگا
خدا جانے کیا اس کو بہبود ہے
نبی پر کسل میں ہے رنج و تعب
کہ ہوتا نہیں ہے ذرا منفعل
جو ماندے سے کرتا ہے بدلہ وصول
کسل ہے وہ خوش ہو رہے ہیں ملول
کہ کرتا ہے کیا یہ نبی پر ستم
کہا لونگا بے شبہ میں انتقام
کہا جا کے پھر فاطمہؓ سے یہ بھید

عکاشہ نہیں بات کرتا قبول
وہ چابک مجھے جلد لا دے بتولؓ
کہا فاطمہؓ نے بصد درد و غم
چھڑانا یہ کیا ہے نبی پہ ستم
مرا باپ کرتا تھا سب سے وفا
پہ اس با وفا پر ہے کیسی جفا
نبی پھر حسینؓ و حسنؓ یہ بات
کہ ہیں رنج میں سرور کائنات
کرو تم عوض ایک سے کے بتول
پچیس جسمیں چابک کے اسدم رسول
نبی پاس کوڑا لے آئے امام
عکاشہ سے کرنے لگے پھر کلام
جو کچھ چاہے تو وہ سزا ہمکو دے
عوض ایک چابک کے سو مار لے

وفات نامہ

کہا اسنے تم سے نہیں مجھکو کام
نبی سے ہی لینا مجھے انتقام
سنتے ہی یہ جا کے سب ہوش
نبی نے کہا تم رہو سب خموش
مجھے اسکے دعوے کا اقرار ہے
نہیں تم سے ہرگز سروکار ہے
عکاشہ نے القصہ کوڑا لیا
سو حضرت کے جا کے کھڑا
کہا اس نے حضرت سے کرتہ اتار
نبی نے کہا کیوں اے نامدار
کہا تھا اس روز میں برہنہ بدن
تو پھر روئے سب رو دیا
نبی نے بدن سے جو کرتا اتار
ہوا سخت عرش عظیم
پیمبر کا پشت جب دیکھا عکاشہ نے
زمین اور زماں ہوئے
سبھی روئے یار رب یہ کیا ہے ظلم
قبیلہ کا شرپا

عکاشہؓ

نصیحت سے جو وقت فارغ ہوئے
پھر آئے وہ حجرے میں میمونہ کے

عکاشہ نے دیکھی جو پشت نبی	تو مہر نبوت وہیں چوم لی
بہت شادماں اور خرم ہوا	پھر اس نے یہ خیر البشر سے کہا
اس امید پر یہ کیا میں نے کام	کہ ہو آگ دوزخ کی مجھ پر حرام
یہ اس سے لگے کہنے خیر الانام	ہوئی آگ دوزخ کی تجھ پر حرام

دربیان نصیحت کردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاران را

نبی نے پڑھی عصر کی پھر نماز	کیا پھر نصیحت کے دفتر کو باز
کہ اے دوستو تم کرو کام نیک	کہ ہو جس سے آخر سر انجام نیک
اگر کوئی عادت بری تم میں ہو	تو اسوقت صاف اسکو مجھ سے کہو
تمہارے لئے تا کروں میں دعا	کہ وہ خوئے بد تم سے کھودے خدا

بیان کردن صحابی عیب خود پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا ایک نے اے شفیع الامم	ہوئے سخت وہ عیب مجھ میں بہم
مجھے جھوٹ کہنے کی عادت پڑی	رہا کرتی ہے نیند مجھ کو بڑی
نبی نے یہ کی اس کے حق میں دعا	خدا اس مرض سے تجھے دے شفا

غرض دو نوکے کاندھوں پر رکھکے ہاتھ
چلے جانب عائشہ انکے ساتھ
وہاں عائشہ بیٹھی حضرت کے پاس
زبان مبارک سے ...

ہوا تھا اذیت سے انکا محال
سنی اسنے میں پھر اذان بلال
تمہیں ذکر حق میں ہے رہنا مدام
نہ رکھیو کسی غیر سے کام
کہا عائشہ نے ذرا اے خوش صفات
کبھی آنحضرت کی نہ کر یہ بات
نہ ہو پیش حق تا اذیت
مناسب ہے اس دم

کہا تب ابوبکر امامت کرے — مری جاہ پہ جا کر قدم وہ دھرے

کہا عائشہ نے کہ ای پاک ہیں — مرا باپ ہے سخت اندوہگیں

اسے اب امامت سی معذور رکھ — بعین عنایت تو منظور رکھ

لگے سن کے فرمانے خیر البشر — تو اس امر میں دخل ہرگز نہ کر

یہی ہے رضائے رسول خدا — کہ سب کا ابوبکرؓ ہو پیشوا

یہ حفصہ سے پھر عائشہ نے کہا — کہ کہہ تو محمدؐ سے سب ماجرا

گئی جب کہ حفصہؓ محمدؐ کے پاس — عمرؓ کی امامت کی کی التماس

نہ احمد کو ہرگز ہوا یہ قبول — کہا ہے یہ حکم خدا و رسول

یہ ابن ربیعہ نے جس دم شنا — کہ بہر عمرؓ ذکر امامت کا تھا

عمرؓ سے کہا جا تو اب ہو امام — یہ فرماتے ہیں تجھکو خیر الانام

عمرؓ نے امامت جو کی اختیار — قرآت کو پڑھنے لگے آشکار

حبیبؐ خدا کو ہوئی یہ خبر — کہ ہیں پیشوائے جماعت عمر

کہہ تو عمرؓ سے یہ لے بلالؓ — امامت کا اپنی نہ کرنا خیال

ابوبکر کو حکم میں نے کیا — کہ ہو سب جماعت کا وہ مقتدا

سنا یہ تو روئے بہت سا بلال — گئے پاس ابوبکرؓ کے پر ملال

وفات نامہ

ہوا جب جماعت میں شور و فغاں — خبر پہنچی تا سید و جہاں

لگے پوچھنے سب سے کیا شور ہے — جماعت کا کچھ طور ہی اور ہے

جگہ اپنی آ بیٹھے خیر الانام
کہا پھر ابو بکرؓ سے ہوا امام

غرض کی امامت ابو بکرؓ نے
سنبھالی جماعت ابو بکر نے

نبی نے اسی طرح اے پاکباز
پڑھی سترہ وقت کی پھر نماز

کنارِ علیؓ میں سر پاک تھا
علی بلکہ ہر ایک غمناک تھا

پسینہ جو چہرہ سے چلنے لگا
دلِ فاطمہ غم سے جلنے لگا

کہ ہے ہے آئی ہوئی میں یتیم
چلا میرے سر سے اب یہ کریم

نبی نے سنی جب یہ آواز غم
وہیں کھول کر آنکھ با صد الم

کہا بیٹی سے جلد پاس آ مرے
گلے سے تو اسوقت لگجا میرے

یہ سنتے ہی زہراؓ گلے سے لگی
نبی کو محبت بہت اس سے تھی

کہا بیٹی ہرگز نہ کر دل میں غم
تیرے غم سے مجھ پہ ہے رنج و الم

اجل کا ہے اب آ ملنا بالیقین
نہ ہو اپنے دل میں تو اندوہگین

دعا اس گھڑی مانگتے تھے رسول
کہ تسکین پاوے خدایا بتول

دربیان نصیحت کردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی کرم اللہ وجہہ را

کہی پھر نبی نے علی سے یہ بات
کہ زہرا ہوئی مورد واردات

جب چہرہ اس پہ نہ دیکھا نظر
ہوا کانپتی ہے وہ اب سب پہ پدر
ورا ہے کفن میں وہ بیوی ملول
دبی کیوں حسین خوش ہو بتول

سیدان فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وارد قیامت ترا کی یا ہم

کہا ہوئے زہراؓ نے پھر پیغمبر اے
کہو مجھ سے اے سید نامدار
قیامت میں ہم کہاں پاؤنگی
وہاں پہنچیں گی کہاں جاؤنگی
خلائق وہاں ہوگی حاضر تمام
کہا ہوگا اے شاہ والا مقام

وفات نامہ

کہا ہونگا میں پاس میزان کے
کر اعمال امت تلیں سامنے
وہاں ثقل میزان کی کر کے دعا
انہیں ساتھ جنت میں لیجاؤنگا
وہ بولیں جو تجھ کو نہ پاؤں وہاں
تو جاؤنگی میں ڈھونڈنے کو کہاں
کہا پاس دوزخ کے پاؤ گی تو
میرے ڈھونڈنے کو جو آوے گی تو
گنہگار امت بد و نیک کو
نکالوں گا دوزخ سے ہر ایک کو
کہا گر وہاں بھی نہ پاؤں تجھے
تو پھر ڈھونڈنے پھر میں جاؤں تجھے
کہا پل پر آنا بر اسے تلاش
کہ بعد اس کے وہ جائے تلاش
نہ پانا

نبی نے کیا فاطمہؓ سے خطاب
کہ لاؤ دونوں بیٹے اپنے شتاب
جو خیر النساء نے بلایا انہیں
وہ حاضر ہوئے آن کی آن میں
جو دیکھا کہ ہچکانی کا یہ حال
لگے کرنے وہ گریہ زاری کمال
حسنؓ منہ کو منہ سے رگڑنے لگے
حسینؓ ان کے سینے سے چمٹا کیے
کہا اے میرے نانا یہ بات ہے
نہیں اب تو کہنے کی کچھ بات ہے
کہا پھر نبی نے کہ ای جان جان
کہ حافظ تمہارا ہے رب جہاں
یہ فرما کے دونوں کو بوسہ دیا
بہت پیار کر کے تسلی کی

نہ پانا تو آنا بزیرِ لوا	کہ امت وہاں ہوگی سب ایک جا
کہا گر تجھے میں نہ پاؤں وہاں	تو پوچھونگی کس سے کہ ہے وہ کہاں
کہا آپ نے واں نہ ہونگا اگر	تو پاؤ گی جنت کے دروازے پر

در بیان پرسیدن عائشہ از آں حضرت و جواب دادن آنحضرت

کہا عائشہ نے کہ اے بادشاہ	کرم سے تو میری طرف کر نگاہ
کہا پھر نبی نے کہ اے باوفا	نصیحت جو کرنا تھا سب کر چکا
رہو تم بیادِ خدا شاد کام	خدا ہی تمہارا ہے حافظ تمام

در بیان سوال حفصہ از آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا حفصہؓ نے یہ نبی سے سوال	مجھے کیا ہے ارشاد اے خوشخصال
ہُوا اس کے حق میں یہ حکم رسول	کہ کریں عائشہؓ کی اطاعت قبول
سوا تیرے ہیں اور بھی جو محل	کریں کہنے پر عائشہ کے عمل

فرمودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا را

وفات نامہ

جہاں تک تھے حاضر وہاں خاص و عام
لگے کہنے ان سے خیر الانام
جہاں میں یہاں سے چھوڑا ہوں دو چیز
دل و جان سے تم انکو رکھنا عزیز
بڑی چیز اول تو قرآن ہے
یہی دین ہے اور ایمان ہے
سنو دوسرے میرے دو نور عین
حسنؓ اور حسینؓ
امام حسنؓ اور امام حسینؓ
کرو ان کی تعظیم تکریم تمام
خدا تم سے راضی رہیگا مدام

فرمودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے قرض علی خود

قضا کے فرشتے نے پھر آن کہ
پکار کھڑے ہو کے دروازے پہ
کہا یہ ادا کرکے تسلیم تو
اجازت مجھے پاس آنے کی ہو
کہا عائشہ نے یہ سنکر خطاب
کہ وہ فاطمہ رض بیٹی اس کو جواب
کہ وہ فاطمہ رض عائشہ سے خبر
نہیں کہ شاید خیر البشر
نہیں جانتا حال اس گھڑی کا ہے
کہو کیا تجھے اس گھڑی کا ہے
میرا باپ شدت سے بیمار ہے
نہ آنا کچھ اس نے آکر وا زدی
نہیں فاطمہ رض در گئی
سنتے ہی یہ ... کہا
نبی کی کٹی ...
کہا کون کرتا ہے ...

وفات نامہ

کہا فاطمہ نے کوئی ہے عرب
گھر شور کرتا ہے یہ بے ادب
نبی نے کہا سن تو اے میری جان
عرب یہ نہیں موت کا ہے نشان
جدا تم سے مجھ کو کرے گا یہی
میری جان کو آج لیگا یہی

پھر اس دم جناب رسالت مآب — لگے کہنے کر کے علی رض سے خطاب
اس نامہ کو جب بیں نے رخصت کیا — یہودی سے کچھ قرض تھا لے لیا
ذرہ یاد رکھو تم اس بات کو — ادا قرض کو اس کے کر دیجیو
نکل آئے بعد اس کے باہر علی رض — نہ دیکھی گئی آپ کی بے کلی
لگے پوچھنے سب جو تھے بے قرار — کہ کیسے ہیں اب سید نامدار
علی رض نے کہا کچھ تو آرام ہے — مگر دیکھیں اس کا کیا انجام ہے

در بیان آمدن جبرئیل و پرسیدن مزاج از طرف حق تعالےٰ

کہا آکے جبرئیل نے یہ پیام — کہ بھیجا ہے حق نے درود و سلام
کہا بعد اس کے ہے کیا حال آج — تو پوچھ اس کسطرح کا ہے مزاج
وہی ہو رضا جس میں ہو یار کی — ہے خاطر مجھے اپنے دلدار کی
کہا پھر محمد نے رنجور ہوں — پڑا اپنے خالق سے میں دور ہوں
یہ سنتے ہی جبرئیل نے رو دیا — کہ دنیا میں آنا میرا ہو چکا

در بیان آمدن ملک الموت بر دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کو جو دیکھا امت سے آج
غرض پھر کیا اس طرح سے خطاب
کہ دروازے کو کھولدو اب شتاب
تو کس طرح گھر میں کریگا گذر
کہ گنجینہ خاتم المرسلین
کہ فاطمہ رض سمجھی نہیں
جو گویش برس سے پیغمبر ہار
ور دیام سے پھر انکا ہے گذر
کبر
بہت

بہشتوں میں کی خوب پھیلا فرش
مرتب ہوئے آج کرسی و عرش
کیا آج حوروں نے بھی کیا سنگار
عجب ڈھب کی غلماں پہ آئی بہار
کھلے آج ہیں سب در آسماں
[illegible] سے حکم کرو بیان
کہا پھر نبی نے [illegible] اور بھی
سنادے مجھے جس کو شادی ہو جی
کہا جو کہ ہے سب سے عالی مقام
وہاں ہوگا محشر میں تیرا قیام
گنہگار امت کا ہوگا شفیع
نہیں دوسرا کوئی تجھ سا شفیع

پھر اسکو میرے ادب کا ہی پاس	اسی سے نہ آیا وہ بے اذن میں

پرسیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از عزرائیل کہ چہ حکم است

نبی نے کہا اے نشان قضا	میرے پاس آکر مفصل بتا
کہ کیا حکم ہے میرے خالق کا اب	میں بندہ ہوں اس کا وہ ہے میرا رب
ادب سے فرشتے نے کر کے سلام	کیا اس طرح سے ادائے کلام
کہ بھیجا ہے مجھکو خداوند نے	کہ تو جاکے استادہ ہو سامنے
کھڑا رہیو آداب کا ہے یہ پاس	نہ جانا بلادیں نہ جب تک تو پاس
رسول خدا نے پھر اس سے کہا	بجا لا جو ہے تجھ کو حکم خدا
ٹھہر جا مگر اک دم اے خوشخصال	کہ اللہ سے کچھ مرا ہے سوال

آمدن جبرائیل نزد آنحضرت از جناب حق تعالی

اسی وقت جبرائیل آئے شتاب	خدا کی طرف سے لے آئے جواب
کہا اے شہنشاہ خیر الانام	میں لایا ہوں تجھکو خوشی کا پیام
نبی نے کہا دے تو مجھکو سنا	کہ بھیجا مرے رب نے پیغام کیا
کہا آج دوزخ کی ہے آگ سرد	نہیں دوزخی پر ہے کچھ رنج ڈر

وفات نامہ

کہا دو بشارت مجھے اور بھی
کہ اس سے زیادہ ہو دل کو خوشی
کہا سب سے پہلے اٹھے گا تو
کہا قبر سے [illegible] تیرے روبرو
[illegible]
نبی نے کہا اور بھی مجھکو ہو [illegible]
کہ اس سے بھی بڑھکر ہے لطف قدیم
کہا ایک مشتاق دیدار ہے
[illegible] ہے وہ میرا رحیم
[illegible] سب سے خوب ہے
[illegible] کا اسلوب ہے
[illegible] امت گنہگار ہے
میرے بعد کون انکا غمخوار ہے
خدا

اسی طرح روح الامین نے کہا
کہ پیغمبر خاتم المرسلین نے کہا
نہایت ہے امت میری بے خبر
ہے تھوڑی سی اک ماہ پہلے خبر
پھر آکے یہ روح الامین پھر کہا
کہ ائمہ نبی نے کا وعدہ کیا
نبی نے یہ وعدہ کبھی پانا نہیں
کہا کچھ نہ پھر کچھ نہ مانا نہیں
کہ اتنا بھی ہے ضعیف و نزار
کہا جو ہے امت ضعیف نابکار
وہی اسیر ابلیس ہے خراب
دغا انکو دے کر کرے گا خراب
قیامت کو ہوئیگا سب کو عذاب
غرض جاکے جبریل نے یہ کہی

وفات نامہ

خدا کو یہ پیغام پہونچا شتاب
اڑے اُس کو سنتے ہوئے جبرائیل
کہا حق نے جا کر سنا دے شتاب
گناہ تیری امت نے جتنے کئے
کرے توبہ جو قبل مرگ ایک سال
سنایا جو جبرئیل نے یہ جواب
نبی نے یہ جبرائیل سے پھر کہا
کہ وعدہ برس کا بہت دور ہے
یہ پیغام لیکر گئے جبرائیل
کہا حق نے جبرئیل سے جا شتاب
اگرچہ مہینے بھی قبل از اجل
یہ پیغام جبریل نے لادیا
کہ ہے چھ مہینے کی مدت دراز
گئے جبریل خالق کے پاس
کہا آکے مرنے سے جو ایک ماہ

شتابی سے دو مجھکو آکر جواب
کہا حق سے جا کر پیغام خلیل
کہ تجھپر ہے فضل خدا بیحساب
وہ مٹ جائینگے سب کے سب تو بہ سے
نرکھوں گناہ ہوگا اسپر وبال
نہ خیر البشر کا گیا اضطراب
کہ جلدی سے کر نظر پیش خدا
اجل آنے کا وقت مستور ہے
کیا عرض اُسے پیش رب جلیل
تو دے میرے محبوب کو یہ جواب
کرے توبہ جائے گناہ سے نکل
نبی نے یہ کر بھیجی پھرا لتجا
کرم کر اس امت پر ای کارساز
کہ محبوب تیرا بہت ہے داس
کرے توبہ بخشو نمیں سارے گناہ

کہ خیر البشر کچھ نہیں مانتا
خدا نے کہا اس کے پھر جا شتاب
مرے دوست کو کہہ نکر اضطراب
اگر مرنے سے مرتے بھی توبہ کریں
تو ہم انکے سارے گناہ بخش دیں
بشارت یہ جبریل سے جب سنی
دل پاک حضرت کو تسکیں ہوئی

عرض حاجات درمیان سرور کائنات بجناب قاضی الحاجات زبانی جبریل علیہ السلام

کہ یقین یہ آرزو میں ہیں اللہ سے
کہا پھر یہ جبرائیل نے آپ سے
یہ پیغام

رہیگی جو امت میری خاک میں
تو پھر ہے دست مجھکو بھی خاک میں

طلبیدن ملک الموت را برائے آنحضرت
قبض روح خود

قضا کے فرشتے سے بولے نبی
کہ حاجت رہی اب نہیں دیر کی
شتابی سے اب جان مری نکال
نہ کر دیر مجھکو ہے رنج و ملال
قضا کے فرشتے نے پہلے ہی
محمدؐ کی چھاتی پہ انگلی دھری
نبی نے یہ دی آہ کر کے خبر
کہ ہے سخت یارب مرے سینے پر
کہا اس نے ای خاص محبوب رب
یہاں ہے بہت مجھکو پاس ادب

یہ پیغام لیجا کہ اے ذوالجلال	ترا دوست کرتا ہے تجھ سے سوال
شفاعت میں امت کی پہلے کروں	اسی بات سے خورم و شاد ہوں
ہو جو میری امت سے سرزد گناہ	نہو اس جہاں میں سزا پا کے آہ
کرے جو کچھ امت عمل خیر و شر	ہو دو بار ہفتے میں مجھکو خبر
اگر کرتے ہونگے وہ فعل نیک	تو خوش ہوگا جی سنکے یہ حال نیک
اگر میں سنونگا کہ ہیں فعل بد	کرونگا خدا سے دعا بے عدد
کہا جا کے روح الامین نے پیام	خدا نے کہا کہہ نبی کو السلام
جو کچھ مانگتا ہے یہ میرا رسول	مجھے اس کی خاطر سے سب ہے قبول
یہ جبرئیل نے جب سنائی خبر	نہایت ہوئے شاد خیر البشر

آوردن تابوت جبرئیل از نزد حق برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیاموں سے جس دم فراغت ہوئی	تو جبریل کو یہ اجازت ہوئی
کہ تابوت اک رول و یاقوت کا	محمدؐ کے نزدیک تم لے کے جاؤ
کہ بھیجا ہے حق نے پئے جسم پاک	جو کہئے تو اسمیں رہے جسم پاک
کہا مصطفےٰ نے زمیں خوب ہے	جگہ اس سے نہیں کوئی خوب ہے

وفات نامہ

بہت سی کرتا ہوں سختی سکر
اک انگشت سے سینہ صاف کیا
بہت روئے یہ بات سنکر نبی
کہا ہائے یا امتی امتی
بہت سخت ہے محنت نزع جاں
بہت سختیاں ہیں بڑی سختیاں
تو پھر عرض کی یا رسول
نہ دیکھے سختی امت کی جان
تو پھر سختی کا امت سے بار
سختی کا امت کی اسطرح سمجھ
کہ سختی کا نہ رہے نشان

خدا

نبی نے غرض لیکے مسواک کی
وہ مسواک پھر عائشہ ہی کو دی

دربیان انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لئے عائشہؓ سر تھیں آغوش میں
غم و درد سے تھیں نہ وہ ہوش میں
کہ پہنچا جو فرمان پروردگار
لگی روح کرنے بدن سے فرار
نبی ہاتھ اٹھا کر کہے اللہ کے
مناجات اس وقت کرنے لگے
غرض ہاتھ دونوں رکھے سینہ پر
کہ خوشبو ہوا مشک سی سارا گھر

محمدؐ کے دل سے گیا اضطراب
کہا پھر کرو کام اپنا شتاب

بیان قبض کردن روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دم قبض روح بلبشیر و نذیر
لگا رنگ چہرے کا ہونے تغیر
رواں تھا عرق چہرے پر بار بار
بدلنے لگے کروٹیں بے قرار

دربیان طلبیدن آب بوقت نزع آنحضرت

منگا کر اسی وقت پانی کا جام
بھگونے لگے ہاتھ خیر الانام
اسے چہرے پر ملتے پھر بار بار
یہ کہتے تھے اے پاک پروردگار
یہ سختی جان کندن آسان کر
مرے درد کا جلد درمان کر

طلبیدن مسواک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از عبدالرحمن رض

وہاں عبدالرحمنؓ ابو بکرؓ کے تھے
کھڑے ایک مسواک تازی لئے
نظر کی جو مسواک پر آپ نے
کہا عائشہ نے کہ حضرت کو دے

وفات نامہ

دوشنبے کا دن تھا صبح کا وقت تھا
کہ تن سے ہوئی روح اطہر جدا
مہینہ تھا بے شبہ اول ربیع
سنہ تھا سے جو سب امتوں کے شفیع
ولیکن ہے تاریخ میں اختلاف
بیاں کروں اسکو بھی صاف صاف
کسی نے کہا دوسری تھی مگر
رکھی بعض نے آٹھویں معتبر
کسی کو ہوا ہے دہم کا یقین
اصح الروایات ہے بارہویں
بدن سے گئی روح نے انتقال
ہوا اس کو حاصل خدا کا وصال
ہوا ہر طرف رنج کا ازدحام
ہم افگندہ تھا غم میں عالم تمام
جو دریا سے ماتم ہوا جوش میں
نہ تھا کوئی ایسا کہ تھا ہوش میں

لگے

Scanned by CamScanner

کہ وہ اٹک بیٹھ ۱۹ ہم چکا
پھر اب موت حضرت میں کیا شک رہا
عمر نے تو صدیق سے یہ سنا
لیا اپنی تلوار کو پھر چھپا
ابوبکر نے پھر سن لے حق پسند
تم ہم جز کریں کی سب کو بند
کہ بسم اللہ الرحمٰنی حیات
ہوئی آج خیر البشر کی وفات
کیا وہ کام سب عاشقین کا شاب
تو اب اسکا تم پاؤ گے بیحساب
تم بیعت محمدؐ کی قائم رہے
جہاں میں طریق اسکا دائم رہے

دربیان خلیفہ شدن ابوبکر صدیق

وفات نامہ

لگے کہنے کفار آپس میں بات	کہ کیسا نبی تھا جو پائی وفات
یہ ہر ایک آپس میں کہنے لگا	کہ اب دین احمد نہ باقی رہا
روان تھا صحابہؓ کی آنکھوں سے خون	ہوا اسکے حضرت عمر کو جنون
لے ننگی تلوار دل دردمند	وہ مسجد کے در پر پکارے بلند
اگر میں سنوں گا کسی سے یہ بات	کہ پائی جناب نبی نے وفات
سر اس کا کرونگا میں تن سے جدا	ہے اس بات پر میری شاہد خدا
ابوبکر صدیق پھر بیقرار	چلے گھر سے اپنے بصد اضطرار
چلے سوئے مسجد بصد درد و آہ	کسی کی طرفؓ کی ہرگز نگاہ
گئے عایشہ کے مکان میں شتاب	زیارت سے جا کر ہوئے کامیاب
اٹھا کر ردا آپکے چہرے سے	جبین مبارک کے بوسے لئے
بدن زندگی میں معطر جو تھا	وہی بعد مردن رہا عطر سا
یہ پھر اہل بیت نبی سے کہا	کہ دفن و کفن تم کرو آپ کا
یہاں تم سے انجام پائے یہ کام	کریں جا کے ہم دین کا انتظام
ابوبکرؓ پھر سوئے مسجد گئے	کہا خوب سمجھا کے فاروق سے
کہ لو اپنی تلوار کو تم چھپا	تمہیں کیا نہیں یاد حکم خدا

عمر سن کے یہ سنتے ہی آیا قرار
ابوبکر کے گرد آ بیٹھے یار
وہیں تھا اِن کی خلافت ہوئی
صحابہ کی جانب سے بیعت ہوئی
نبی نے کہا اس کو پہلے امام
ہوئے پھر وہ حضرت کے قائمقام

دربیان غسل آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے مستعد غسل پہ اہل بیت
تھے تم میں جتنے وہاں سب اہل بیت
تھی تاب آئی وہاں روتے تھے زار زار
نہ تھی صبر و آرام نا اختیار
ہو صبر و شور و فغان
علیؓ

کہا ابن عباسؓ نے جب کہ وہ
پکارے سب انصار تب تھے یوں
علیؓ کو قسم دے کے کہتے ہیں ہم بھی ہوں
شریک آنحضرتؐ کے غسل میں اب
علیؓ نے کہا اب حجرہ میں آئے
شریک ثواب آپ کے چاہئے تو داخل وہاں
وہ لے نہ پایا آنکہ اندرون مکان
کھڑے رہگئے اندر سے بند
علی نے کیا ہاتھ کپڑے سے بند بند
اسی ہاتھ سے دھویا سب بہم
اسامہؓ و شقرانؓ دونوں بہم
لگے پانی کو ڈالنے دم بدم
دیا آپ خالص غسل ایکبار
ہوا دوسرا غسل آب کنار

علی نے کہا کس کی آواز ہے	کس نے کہا اس میں کیا راز ہے
کسی کو نہ علم اس کا آیا وہاں	علی نے کہا خضر ہیں بیگماں

آواز دادن ابلیس علیہ اللعنۃ درباب منع غسل

جو نہلانے کو سب نے پردہ کیا	تو پھر آگئی اور بھی اک صدا
کہ طاہر مطہر ہے جسم نبی	اسے کچھ بھی حاجت نہیں غسل کی
یہ سنکر توقف کیا غسل میں	تامل سا کچھ ہو گیا غسل میں

باز آمدن آواز حضرت خضر بوقت غسل آنحضرت

پھر آواز آئی نہ مانو یہ بات	کہ ابلیس کا قول جانو یہ بات
میں ہوں خضرؑ آیا ہوں تفہیم کو	کہ حضرت کو اچھی طرح غسل دو
پھر آپس میں کہنے لگے سب بہم	کہ ہو کس طرح غسل خیر الامم
برہنہ بدن یا کہ کپڑوں کے ساتھ	کسی کو کوئی بات آئی نہ ہاتھ
کہ اتنے میں ہاتف نے دی یہ خبر	کہ باجامہ ہو غسل خیر البشر
برہنہ نہ ہوں سید نامدار	نہ دیکھے کوئی جسم کو زینہار

[illegible]

سوم بار تھا آب کافور سے
غرض تین غسل آپ کو دئے
جو پانی کہ ناک آنکھوں میں رہ گیا
علی نے اسے چوس کر پی لیا
ہوا ان کو علم لدنی حصول
وصیت یہ فرما چکے تھے رسول
نبی کا جو غسل اس طرح ہو چکا
وہ پیراہن تب نچوڑا گیا
لگا کر حنوط اسے سراپا صفا
مساجد میں کافور کو مل دیا
پہنا کر کفن آپ کو پھر سفید
ہوئے سب کنارے سنا تھا جو بھید
پڑی پیش خالق نے ان پر نماز
ادا کی اوروں نے بھی ما نیاز
لگے وہ جگہ جو سجدہ کرتے وقت زمیں پر لگے

لگے کرنے آپس میں پھر یہ مقال ۔ کہاں دفن ہوں یہ شہ باکمال

کوئی مکہ سے کہنے لگا کوئی شام ۔ کسی نے بقیع ان کا سوچا مقام

کسی نے پئے دفن مسجد کہا ۔ غرض تین دن تک یہ چرچا رہا

ابوبکر صدیقؓ سنکر یہ حال ۔ لگے کہنے اس میں ہے کیا قیل و قال

نبی کی ہوئی جس جگہ پر وفات ۔ وہیں دفن کرنا ہے خوب بات

یہ میں نے سنا ہے نبی کا کلام ۔ کہ حجرے میں مدفون کرو لا کلام

بہم سب کی تجویز ٹھیری یہی ۔ وہیں آخرش قبر کھودنے لگی

فضیل و عقیل و علی و قثمؓ ۔ ابو طلحہ عباس حضرت کے غم

اسامہ و شقران و انصار بھی ۔ ان ہی لوگوں نے قبر طیار کی

قثم سے روایت یہ مروی ہوئی ۔ کہ رکھے گئے جب قبر میں نبی

کفن منہ سے سرکا تو دیکھا گیا ۔ لگے کرتے تھے جنبش لب مصطفےٰ

گئے پھر نبی پاس اسدم عقیم ۔ جو دیکھا ہیں سوتے نبی الکریم

مگر دونو ہونٹھ ان کی حرکت میں ہیں ۔ سنا کان دھر کر یہی کہتے ہیں

صدا اپنے کانوں سے میں نے سنی ۔ کہ فرماتے تھے امتی امتی

یہ سنکر وہ روئے بہت زار زار ۔ کہ امت کا ایسا نہیں غمگسار

جو تھا وصیان امت کا چین حیات
زیادہ تر اس کے ہے بعد از وفات
کیا دفن حضرت کو یاروں نے جب
اٹھا تب ہوئی قبر با صد تعب
وہاں غم کا ایسا اتارا ہوا
کہ ماتم سرا گھر وہ سارا ہوا
کروں کیا میں اس رنج و غم کا بیان
کہ روتے تھے جس سے ملک انس جان
چھپا خاک میں جب وہ نور الہ
مدینے میں تھا روز روشن سیاہ
گئے یار سب مل کے زہرا کے پاس
کہ وہ رنج سے تھیں بہت بے حواس
کہا سب کو زہرا نے کیسے ہو یار
گئے خاک میں سرور تاجدار
کسی نے نہ ساتھ ان کا اسدم دیا

وفات

دیا اپنے ہاتھوں زمیں میں دبا
یہی دوستی کی یہی شرط تھی
کہو دوستی تھا خلوص دلی
یہی چاہتا تھا کس طرح سنگدل
ہوئے سب کے انہیں زیر گل
کیا اپنے ہاتھوں ہر اک یار نے
کہا فاطمہ سے یہ مختار نے
کہ مجبور ہم سب ہیں کیا کیجئے ہم
غم و درد کا اب بیاں ہو عیاں
جو سب پہ پڑا جو دل پہ ہے آسماں پہ زمیں
سر ہیں سب ہوا بلکہ اس رنج میں روتے ہیں روح الامیں

آمدن

کہ جب سے نبی نے کیا انتقال
نہ تیری اذاں پھر سنی ہے بلال
سبھوں نے بہت کی غرض التجا
وہ ہر ایک سے عذر کرتا رہا
حسینؓ و حسنؓ سے کہا سب نے تب
کہ گر تم کہو تو کہیں کیا عجب
انہوں نے اس سے کہا اے بلال
اذاں سننے کا ہے خیال
تمہاری اذاں بعد مدت کے اب
سنیں ہم اذاں سے مشتاق ہیں سب
دل و جان سے شہزادوں کا پایا پیام
کہا اس نے اور بس مجھ پاس سے لا کلام

آمدن بلال از شام بمدینہ منورہ بعد وفات آنحضرت

مدینے کا چھوڑا سبھوں نے قیام
جناب نبی کے مؤذن بلال
انہوں نے وہاں جا کے دیکھا یہ خواب
مدینے سے تو کیوں پڑا جا کے دور
یہ سنتے ہی اٹھا وہاں سے بلال
جو ملتا تھا رستے میں کوئی اسے
ہر اک نے کہا سب بدستور ہیں
جو پہنچا مدینے میں با صد حزن
لگا پوچھنے حال خیر النساء
کہا پوچھتا کیا ہے تو اے بلال
کہ باقی جو تھی وہ نشانی رسول
یہ سنتے ہی رویا بہت سا بلال
جو لیسے میں ہنگام ظہر آگیا

گیا کوئی ملکے کوئی سوئے شام
گئے شام کو یادِ دل پر ملال
کہ خیر البشر کرتے ہیں یوں خطاب
تجھے چھوڑنا کیا تھا میرا حضور
مدینے کی جانب کیا ارتحال
تو سنتا تھا احوال سب پوچھ کے
سراپردۂ غم میں مستور ہیں
ملے اسکو پہلے حسینؓ و حسنؓ
کہ کیسی ہیں دو رنج کی مبتلا
ہوئے ہم کو ماتم علی الاتصال
نہ کی اس نے بھی زندگانی قبول
کہ ہم سب ہوئے رنج میں پائمال
تو اصحاب نے مل کر ان سے کہا

وفات نامہ

لگا جب اذاں کہنے با احترام
خلائق نے اس دم کیا ازدحام
محمدؐ کا جب نام لینے لگا
زمیں پر وہ بے ہوش ہو کر گرا
وہاں تھے جو موجود اصحاب و یار
وہ رونے لگے سب کے سب زار زار
ہوا خاتمہ جو مرے غم کا
اس طرح تازہ ہوا پھر الم
نہیں طاقت آگے رہی تاب کی
کہ بس شدت غم سے بیتاب ہیں
کہاں تک کروں ایسا کلام
نبی خوب ہے
میں پڑھوں نبی پر درود و سلام
اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید ہ

تمام شد

دودھ اس گل کو پلاتی تھی وہ
گل سی پھولی نہ سماتی تھی وہ
کبھی مکھڑے کی بلائیں لیتی
صدقے ہو ہو کے دعائیں دیتی
کبھی صورت کا تماشا کرتی
تکتی یا ندھ کے دیکھا کرتی

کبھی تکتی تھی کبھی پیشانی کو
کبھی اس چہرۂ نورانی کو
کبھی نہلاتی تھی خوش ہو ہو کر
پانی پیتی تھی قدم دھو دھو کر
گرد پھرتی تھی کبھی سو سو بار
جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار
کبھی گھبرا کے بٹھا لیتی تھی
چاند کو دیکھ کے جسطرح چکور
کبھی آنکھوں میں بٹھا لیتی تھی

قصہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک عاشق تھی حلیمہؓ دائی — جس نے گھر بیٹھے یہ دولت پائی
وہ کچھ اس رمز سے آگاہ نہ تھی — اس کی قسمت میں یہ دولت تھی لکھی
یعنی اس شاہ کو لائی گھر میں — نور اللہ کو لائی گھر میں
وہ کیا طالع بیدار نے — جس کو کونین کا سردار ملے
نور سے کیوں نہ ہو معمور وہ گھر — جلوہ افزا ہو جہاں پیغمبر
کس طرح گھر نہ ہو معمور وہ گھر — جس کی جبریل کرے دربانی
آستانہ ہوا وہ شام و سحر — سجدہ گاہِ ملک و جن و بشر
در و دیوار سے آتی تھی ندا — کہ حلیمہؓ پہ ہوا فضل خدا
شکر کرتی تھی خدا کا پیہم — کہ نہ تھے مستحق اس فضل کی ہم
حق نے بخشی تجھے دولت یہ عجیب — تجھ حلیمہ کے کہاں تھے یہ نصیب

کبھی سینے سے لگا لیتی تھی
خواب سے کرتی تھی جب بیدار
آنکھوں سے تلووں کو ملتی سو بار
بخت عالم ہے تو ہے دلبر جاں
جاگ کا بخت کا ہے بہتر جاگ
جاگتا بخت جگاتی تھی یوں
جب سلاتی تھی تو یوں سو جا
او رسول عربی اے مہر عرب
سو جا پیارے تارے آرام
شمع شبستان طرب

دن کو جو تجھ سے جدا رہتا ہے
گھر کے کاموں میں پھنسا رہتا ہے
ماجرا سارا یہ جب سن پایا
تب شہنشاہ نے یوں فرمایا
سب بھی کل صبح سے اسکے ہمراہ
جاؤں گا جانب صحرا واللہ
بکریاں تیری چراؤں گا میں
بکریاں منفعت نہ دکھاؤں گا میں

منہ پہ سورج نے لیا شب کا نقاب — تو بھی آ مہر درخشاں کر خواب
آمنہ بی بی کے جانی سو جا — میری دولت کی نشانی سو جا
تیرے آرام کو لے ماہ پارہ — میری آنکھوں کا بنے گہوارہ
اپنی آنکھوں میں سلاؤں تجھکو — اسی جھولے میں جھلاؤں تجھکو
کنگھی بالوں میں جو ہوتی درکار — دیتی تھی پنجہ عشر گلاں سے سنوار
پانی منہ دھونے کو جا کر لاتی — شیرہ جان کو ملا کر لاتی
دل کو کہتی تھی آئینہ سے ہے — سینہ اس حسن کا گنجینہ ہے
تا نہ لگ جائے کہیں اپنی نظر — آپ بھی دیکھ نہ سکتی جی بھر
قد وہ بوٹا سا تھا بس زیب نظر — جیسے پتلی کا ہوا آنکھوں میں گھر
جان و مال اپنا فدا کرتی تھی — جی سے خدمت میں رہا کرتی تھی
رات دن کام تھا خدمت سے بس ہی — گذرے اس طور سے جب تین برس
ایک دن اس شہ دین پرور نے — اوج وحدت کے مہ انور نے
اس سے پوچھا کہ بتا لے مادر — دن کو بھائی میرا جاتا ہے کدھر
بولی ماں کہنے پہ صدقے دائی — وہ ترا دودھ شریکا بھائی
بکریاں دن کو چراتا ہے وہ — شام کو گھر میں پھر آتا ہے وہ

روٹھیاں منفعت ... سر
وہ دل افگار بلائیں لے کر
بولی اے لخت جگر نور بصر
تیرے سب حکم بجا لاؤں گی
پر نہ پیچھے وہاں تو نہ جانے دوں گی
الغرض اسنے کہا بہتیرا
ایک بھی عذر پہ پرا نہ ہوا

قصہ حلیمہ سعدیہ

پس ہوا حکم خدا کا اے جبریل
عازم دشت ہوا محبوب جلیل
گل سے ہر نخل منور ہو جائے
دشت خوشبو سے معطر ہو جائے
شاخ ہر غنچہ و گل نور بنے
ہر شجر واں شجر طور بنے
دشت شب وادی ایمن بنجائے
بن یہ فردوس کا مسکن بنجائے
ہر طرف شوق کی کلیاں کھلجائیں
چشموں سے خدا کی نہریں بہجائیں
بکریاں سبزی کی خواہش جو کریں
سنبل و گل حسن فردوس کے ہیں
شاخ طوبیٰ کی چھڑی بنواؤ
بکریاں ہانکنے کو لے جاؤ

ہائے جانی میرے پیارے افسوس
چھوڑ کر مجھ کو سدھارے افسوس
میں تو کہتی تھی کہ جنگل کو نہ جا
لعل تو نے مرا کہنا نہ سنا
اب کہاں ڈھونڈنے جاؤں تجھ کو
اب کہاں دیکھنے جاؤں تجھ کو
پھر جو ہوش آیا اُس بے کل کو
خاک سے اُٹھ کے چلی جنگل کو
اشک آنکھوں سے رواں تھے پیہم
آہ کے ساتھ اٹھاتی تھی قدم
دمبدم کرتی تھی فریاد و بکا
اس طرح مانگتی جاتی تھی دعا
یا الٰہی مرے دلبر کی خبر
خیر ہو اُس مہ انور کی خبر

شیر بکری کی کرے چوپانی
باز صعوہ کی کرے نگہبانی
خار سے پاک یہ جنگل ہو جائے
سبزہ اس راہ کا مخمل ہو جائے
جس طرف وہ قد بے سایہ چلے
سایہ کو ابر گرانمایہ چلے
جس طرف وہ مہ انور نکلے
مہر اُس راہ سے بچ کر نکلے
الغرض وہ شہ لولاک لما
رونق افزائے بیابان جو ہوا
ہر حجر بوٹی تھی سرگرم سلام
ہر شجر سے تھا حجر کا یہ کلام
اپنی امت کا جو ہے چرواہا
دیکھو وہ آتا ہے کمل والا
پھر تو معمول یہ ٹھہرا کہ رسول
دن کو اس کام میں رہتے مشغول
بکریاں دن کو چرایا کرتے
شام کو گھر میں پھر آیا کرتے
ایک دن دائی حلیمہ رض تنہا
گھر میں بیٹھی تھیں کہ بیٹا ان کا
کانپتا ہانپتا مضطر آیا
رو کر اس خستہ سے یوں کہنے لگا
بیٹھی کیا کرتی ہے گھر میں آرام
چل محمد کا ہوا کام تمام
چند حریفوں نے کیا انکو ہلاک
چھری سی سینے کو کر ڈالا چاک
خاک پر ہم نے لٹاتے دیکھا
چھری سینے پہ چلاتے دیکھا
سنکے یہ بات حلیمہ رض دائی
گر پڑی خاک پہ اور چلائی

قصہ حلیمہ سعدیہ رض

یونہی بکر اُس کی قضا آئی ہے
موت اُس پیارے کی آ آئی ہے
جان جائے میرا جانی بچ جائے
وہ یوسف ثانی بچ جائے
گھر اسے لیکے سلامت جاؤں
آمنہ رض کی میں امانت پاؤں
میری اولاد سب ایک بار مرے
پہ حلیمہ رض جب سکھ انکار مرے
پر سلامت رہے احمد پیارا
سب سے بچھ سلامت ہے پیارا
رہی اندوہ و قلق میں ناچار
سب نے آ کر یہ سنایا مضطر ہے وہ عزت ماہ
نہیں آ کے فرمایا کہ ہیں سلامت ہوں تو اتنا مت رو
گرچہ

میرے یوسف کا پتا دو لوگو
جب نے دیکھا ہو بتا دو لوگو
سبھی کہتی تھی کہ اے ماہ لقا
اپنی دائی سے یہ کی تو نے دغا
کیا اسی لئے خدمت کی تھی
کہ تیرے غم سے گڑھے میرا جی
دیکھ تکلیف تو مجھ بے کل کی
چھانتی خاک ہوں اس جنگل کی
کچھ تیرے دل پہ اثر ہے کہ نہیں
کچھ میری خبر ہے کہ نہیں
کچھ مجھ میری [illegible] ہے کہ نہیں
کچھ مجھ [illegible] قلق ہے کہ نہیں
کچھ میرے دودھ کا حق ہے کہ نہیں

گرچہ سینے کو میرے چاک کیا — کیا ہوا دل کو میرے پاک کیا
آب رحمت سے میرا دل دھویا — زنگ آئینے سے بالکل کھویا
دل مرا نور سے معمور ہوا — جس قدر لوث تھا سب دور ہوا
یہ جگر سوختہ سب بھول گئی — شادی سے گل کی طرح پھول گئی
گھر میں حیرت زدہ لائی لیکن — دل میں کچھ سوچ کے بولی اک دن
میری جان میں تیرے صدقے جاؤں — چل تجھے گھر تیرے پہونچا آؤں
یہ کہا شیدا ولا کو — ساتھ لے کر جو چلی صحرا کو
راہ میں ایک جگہ بہلا کر — کسی مطلب کو گئی اور جاکر
پھر جو آئی تو نہ پایا شہ کو — ابر قدرت نے چھپایا مہ کو
حالت ابتر ہوئی اُس شیدا کی — سر تھا اور خاک تھی بس صحرا کی
کہتی تھی ہائے کدھر جاؤں میں — موت آجائے تو مر جاؤں میں
ہائے کس ابر میں وہ چاند چھپا — چھا گئی دل پہ میرے غم کی گھٹا
کیا ہوا وہ دودھ کا پالا میرا — کیا ہوا گیسوؤں والا میرا
کیا ہوا وہ گل باغ خوبی — کیا ہوا نور دل محبوبی
کیا ہوا سرو گلستان کمال — کیا ہوا شمع شبستان جمال

معجزہ اپنا یہ دکھلا مجھ کو
آپ سے آپ تو مل جا مجھ کو
گر سلامت نہ تجھے پاؤں گی
میں تو جنگل ہی میں مر جاؤں گی
شاق ہے دل پہ جدائی تیری
دیکھو مر جائے گی دائی تیری
[illegible] کی جو گنہگار تھی میں
[illegible] سزا کی نہ سزاوار تھی میں
بس نہیں چلتا ہے بس ہو چکیں
کوئی اب [illegible] نہیں بے کس ہو چکیں
کیا کروں عشق کی بیماری ہے
دل سنبھلتا نہیں ناچاری ہے
بن [illegible] گھر میں نہ جاؤں گی میں
خاک جنگل کی اڑاؤں گی میں
[illegible] ناز سے پالا تجھ کو
[illegible] گھر کا اجالا تجھ کو

سرمگیں آنکھ خرد کی رہزن
آفت جان ہے غضب وہ چتون
سامنے اسکے اگر آتا ہے
آفتاب ابر میں چھپ جاتا ہے
خم ابرو سے مہ نو ہے خجل
تیر مژگاں سے دل و جان بسمل
نوری نور ہے اسکا مکھڑا
بیغیرت حور ہے وہ نام خدا
جلوہ فرما جو وہ دلبر ہو جائے
راہ خوشبو سے معطر ہو جائے
جب کلام اسکا یہ لوگوں نے سنا
کر کے افسوس جواب اسکو دیا
یوں تو قدرت ہے خدا کی معبود
خود کرے قالب نساں میں ظہور

ہائے وہ چاند سی صورت افسوس | ہائے وہ نور کی صورت افسوس
بن تیرے مکے میں جاؤں کیونکر | منہ تیری ماں کو دکھاؤں کیونکر
تیرے دادا نے مجھے سونپا تھا | مجھے شرمندہ نہ کیجو بیٹا
گرد اس کے ہوا خلقت کا ہجوم | پوچھنے جاتے تھے کیوں ہے مغموم
کیا تیرا نام ہے کیوں روتی ہے | جان کسکے لئے یوں کھوتی ہے
بولی اک گاؤں سے آئی ہوں میں | مصطفےٰ پیارے کی دائی ہوں میں
مجھ ضعیفہ کا حلیمہؓ ہے نام | میرا اس بن ہوا کام تمام
کھوگیا دشت میں جانی میرا | گم ہوا یوسف ثانی میرا
اسلئے روتی ہوں باحال سقیم | نہیں ملتا ہے میرا دریتیم
لعل میرا گہر یکتا ہے | بچہ بن باپ کے اکلوتا ہے
سر پہ چھوٹا سا عمامہ ہے سجا | تن پہ ہے ننھا سا جامہ زیبا
گال اس گل کے ہیں گورے گورے | لال ہیں آنکھوں میں اس کی ڈورے
سر پہ ہیں بال جھنڈولے ایسے | گل پہ سنبل کا ہو جھرمٹ جیسے
اسکی زلفوں کے گھنگھروالے بال | دل شیدا کے لئے ہیں بال
قد ہے بوٹا سا قیامت پا پا | خواب نے جسکا نہ دیکھا سایہ

قصہ حلیمہ سعدیہ رضہ

لیکن اس حسن اس صورت کا
آدمی ہم نے نہ دیکھا نہ سنا
الغرض دشت میں جب اسکو نہ ملا
یوسف گمشدہ کا کچھ نہ پتا
ہو کے مایوس چلی وہ ہمراہ
روتی سر پیٹتی خاتون کے گھر
پہنچی جب آمنہ خاتون کے گھر
پڑ گئی خاک پہ وہ خاک بسر
دیکھ کر چپکی دو ہائی دی یوں مضطر سی
ہوگئی دیکھ کے اس مضطر سی
جان جاتی رہی اک آن کے سی
مہ روشن ہی یتیم مستی کا

نمبر ا

سن جی تن کا سہی بالا ہے تو
کون سے گھر کا اجالا ہے تو
شمع سا کس کا شب افروز ہے تو
کسکے دل کا طرب اندوز ہے تو
شہ نے فرمایا کہ احمد ہوں میں
موجب فخر اب وجد ہوں میں
ہاشمی و مطلبی مجھکو سب
کہتے ہیں اہل عجم اور عرب
جب سنی اس سے یہ شیریں گفتار
ہونے لگا بلبل سا اشکبار
گل پہ جب پایا پاس اس نے
اپنا مطلوب لگایا پاس اس نے
جذب سینے سے لگا شور ہوا
فرش سے عرش تلک شور ہوا
کہ ملا یوسف گم گشتہ ملا

واقعہ حلیمہ سعدیہ رض

میرا بچہ تو ہے اچھا دائی | چھوڑ کر آئی ہے کیسا دائی
روتی یوں آئی کیوں خیر تو ہے | ایسی گھبرائی ہے کیوں خیر تو ہے
بولی قابو میں نہیں جی میرا | لاڈلا کھو گیا بی بی تیرا
اپنے جانی کو جو کھو بیٹھی میں | ہاتھ اب جینے سے دھو بیٹھی میں
سنکر اس خستہ محزون کا کلام | شور ماتم سے تھا گھر میں کہرام
کچھ نہ پوچھ آمنہؓ خاتون کا حال | تھرتھراتا بدن تھا جی تھا نڈھال
دلِ غیدا کا ہوا حال سقیم | رو اٹھی ہائے مرا در یتیم
یہ کہا اور ہوا غش طاری | یوں لگی کہنے باہ و زاری
میں چلی مجھکو سنبھالو کوئی | اسکے دادا کو بلا لو کوئی
سن کے یہ بات وہ سردار قریش | لیکے ساتھ اپنے یگانے اور ویش
لڑکھڑاتا ہوا گھر سے نکلا | خاک اڑاتا ہوا صحرا ڈھونڈھا
دیکھا کیکوں کے درختوں میں چھپا | ایک لڑکا تھا اکیلا بیٹھا
نور سے جسکے چمکتا ہے وہ بن | اسکی خوشبو سے مہکتا ہی چمن
دل پہ تھا اُسکے جو یعقوبؑ کا داغ | بوئے یوسف سے ہوا تازہ داغ
جا کے نزدیک سے اسے پوچھا | کلائے گل تازہ ترا نام ہے کیا

پر یہ اسرار کسی پر نہ کھلا
کہ چھپا دینے میں مطلب کیا تھا
غرض اس شہ کو لائے گھر میں
غیرت ماہ کو لائے گھر میں
غش سے تھیں آمنہ کی آنکھیں بند
سینے سے شعلہ سوزاں تھے بلند
پاس بٹھلا کے کہا آنکھیں کھول
دیکھ فرزند کو منہ سے کچھ بول
تیرا دلدار مبارک ہو تجھے
لطف دیدار مبارک ہو تجھے
کھول کر آنکھ لگی کہنے کہاں
سامنے لا کے کہا دیکھ یہاں
لگا سینے سے لگایا اس کو
پتلی آنکھوں میں بٹھایا اس کو

جبر

جاکے اس دیس میں بس رہ جائیں
کام جاں ذائقۂ دولت پائیں
مشت خاک اپنی ٹھکانے لگ جائے
ہند سے ہم بھی سفر کر جائیں
آستانے پہ بلائے ہم کو
بیکسوں کی وہی فریاد سنے
کون حال دل ناشاد سنے
وہ اگر چاہیں تو کچھ دور نہیں
ہم کو وہاں جانے کا مقدور نہیں

پھر مناجات شہید مسکین
بس کہ یہ بار دکھو آمین آمین

جب میسر ہوئی محبوب کی دید
پھر تو مکے میں تھی گھر گھر شادی
جی اٹھی گویا حلیمہؓ دائی
اپنے گھر ہو کے جو رخصت آئی
جائے دلدار جو دیکھی سونی
کہتی تھی جب سے وہ پیارا چھوٹا
چمنستان ہے بیابان مجھکو
غم ہجراں سے جو گھبراتی تھی
پھر محبوب تھا آنا جانا
یہ نہ آنا ہے نہ جانا بنتا
حرص دنیا کے جو پابند ہیں ہم
پھنس گئے دام میں ہم کیا کیجے
عین دریا میں کسی تشنہ کو
ہجر میں خون جگر پینا ہے
دم نکلتا نہیں مجبور ہیں ہم

شادیانوں سے تھا سال عید
ہر طرف سے تھی مبارکبادی
زندگی اس نے دوبارہ پائی
طرفہ آلودہ حسرت آئی
ہو گئی وحشت خاطر دونی
جی نہیں لگتا ہے گھر میں میرا
گھر ہوا گوشہ زنداں مجھکو
گھر سے مکے کو چلی جاتی تھی
واہ کیا خوب تھا آنا جانا
نہ تو رہنے کا ٹھکانا بنتا
بتلائے الم چند ہیں ہم
نہیں اٹھتا ہے قدم کیا کیجے
گر نہ دیکھا ہو تو ہم کو دیکھو
بے مزہ جینا بھی کچھ جینا ہے
دل سنبھلتا نہیں معذور ہیں ہم

ختم شد

خاتمہ [illegible]

انسان کو ولی بنانے والی کتاب
طالب دنیا مردود اور طالب مولا محمود ہے اگر آپ کو راہ خدا کی تلاش ہے اور آپ اپنی زندگی اولیائے کرام کی سعادت و برکت کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو شاہ عزیز احمد رضا چشتی قادری سلسلہ کی دوسری کتاب وظائف اولیاء ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب میں پاکستان اور ہندوستان کے مستند وظائف درج ہیں۔ نامور بزرگان اولیائے عظام کے مجرب اور مستند دعائیں جن کی سالہا سال تلاش تھی اس کتاب میں درج ہیں۔ حزب البحر شریف، دعائے فتح، دعائے رقاب، دعائے مغنی، قصیدہ حضرت پیران پیر دستگیر، وہ مجرب دعائیں اور اوراد فتحیہ، دعائے سریانی، دعائے حضرت ابوبکر صدیق، قصیدہ غوثیہ، وظیفہ حضرت مجدد الف ثانی، اسمائے اعظم، سید الاستغفار، ورد غوثیہ، وظیفہ حضرت [illegible] محصول ڈاک [illegible]
ملنے کا پتہ
[illegible] ناشران و تاجران کتب
[illegible] اردو بازار کراچی

حیف مدینے میں رہے پہ بلال
آنکھ سے دیکھے نہ وہ حسن و جمال
مرگ سے بدتر ہے میری زندگی
جینے سے اب مجھکو ہے شرمندگی
لطف نہیں پاتا ہوں جینے میں اب
میں نہیں رہنے کا مدینے میں اب
شیفتہ کاکل شب و کام ہو
زلف جو یاد آئی چلا شام کو
چھوڑ گیا دیس جو محبوب کا
شام کا ملک آنکھ سے نہیں تاب یک شب تھی
صبح وطن تیز اتر از شام کو
کالی بلا شام ہوئی شام کو
لوگ لگے پوچھنے تم کون ہو

قصہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دل سے سنو دوستو یہ داستان	لکھتا ہے یوں راوی رنگین بیان
عشق و محبت کی نشانی ہے یہ	عاشق صادق کی کہانی ہے یہ
ایک مؤذن تھا نبی کا بلال	ہجر سے اس کے گھٹا جون حلال
دام محبت میں گرفتار تھا	شیفتۂ طرۂ طرار تھا
تشنۂ سرچشمۂ دیدار تھا	نرگس بیمار کا بیمار تھا
خستہ ہوا بعد وفات نبی	آہ کبھی کرتا تھا روتا تھا کبھی
وحشت دل لے گئی آرام جان	جاتی رہی طاقت تاب و تواں
ہاتھ لگا بڑھنے گریباں تلک	دل میں لگی آگ چلی جاں تلک
دیکھکر اس دلبر رعنا کی قبر	عاشق غمگیں کو نہ آتا تھا صبر
کہتا تھا افسوس کہ مر جاؤں میں	اس سے تو بہتر ہے کہ مر جاؤں گا

قصہ حضرت بلال رضؓ

آئے تو اس دیس میں کس کام کو
کس لئے یاں آئے ہو کیا کام ہے
رہتے ہو کس ملک میں کیا نام ہے
کس لئے روتے ہو یوں بیقرار
کیوں نہیں بھایا ہے فقیری لباس
کس لئے رہتے ہو ہر دم اداس
اس دل شیدا میں ہے کس کا روگ
کون ہے وہ کس پہ لیا ہے وہ جوگ
اوڑھے ہوئے کالا سا کمل ہو کیوں
کون سا ہے عارضہ بیکل ہو کیوں
سنکے یہ تقریر دیا یوں جواب
عارضہ تو عشق ہے خانہ خراب
کیا کہوں پھرتے ہیں کہیں کون ہے
تازہ ہے دل پر مرے داغ جنوں

کلام

کیوں نہیں کہتے ہو کہ رشک چمن
یعنی مدینہ ہے تمہارا وطن
کیوں نہیں کہتے ہو کہ جنے سے تم
ہو کے جفا نکلے مدینے سے تم
کہنے لگا خیر جو کچھ ہوں سو ہوں
تھوڑی جگہ دو تو بیچارا رہوں
بولے وہ سب لوگ کہ مثل نفس
پر کام تمکو نہیں ہماری سے گھر
رہیئے یہاں شوق سے آرام سے
ہم کو خبر دیجئے ہم کام کی
بولا کہ ناکام کا ہے کام کیا
دل جو بیمار تو آرام کیا
الغرض اس طور سے وہ یار من
کرتا تھا فریاد و فغاں رات دن

قصہ حضرت بلال رض

کھانے پینے کی نہ تھی کچھ خبر
رونے سے بس کام تھا آٹھوں پہر
ہر شب ہجراں سے سوا ایک شب
دل پہ زیادہ ہوا رنج و تعب
کہتا تھا گر آہ میں ہوتا اثر
کچھ کبھی تو اس شاہ کی ہوتی خبر

کام نہ پوچھو مرا ناکام ہوں
نام نہ پوچھو مرا گمنام ہوں
ذرہ خورشید درخشا ہوں میں
مورچہ راہ سلیمان ہوں میں
دیس ہمارا کبھی آباد تھا
یہ دل ناشاد کبھی شاد تھا
فقیر تو مقبول ہے دربار کا
خاص ہے تمغہ مری سرکار کا
اوڑھنا کمل تھا میرا بادشاہ
جسکو نہ تھی دولت دنیا کی چاہ
کیسا شہنشاہ وہ عالی خصال
جیتے تھے ہم دیکھکے جسکا جمال
اس سے تو داں جلد کی بستی بسی
ہمکو ستاتی ہے یہاں بیکسی
قافلہ سالار سفر کر گیا
قافلے کو زیر و زبر کر گیا
فوج خدائی کا تھا وہ بادشاہ
وہ تو گیا ہو گیا لشکر تباہ
نام زباں پر مری آتا نہیں
دل میں میرے شوق سماتا نہیں
کہتا جو مسجد میں ہی کوئی اذاں
نام کے سنتے ہی نکلتی ہے جاں
عاشق ماتم زدہ سے جب پتا
شام کے لوگوں کو اذاں کا ملا
بولے یہ سب جان گئے ہم تمہیں
کچھ کچھ پہچان گئے ہم تمہیں
نام ہے شاید تمہارا بلال رض
ہجر پیغمبر سے ہوا آشفتہ حال
کیوں نہیں کہتے کہ سدا ہاں رسول
جسکے سبب سے ہو تم ایسے ملول

غزل

گر کشش من اثر دارد [illegible]
بار بسوی من [illegible]
[illegible] شمع گر بال و پر [illegible]
[illegible] نظرے دارد
[illegible]

دیکھکر اس گوہر دنداں کی تاب
در عرق شرم سے تھا غرق آب
برگ گل تازہ سے لب دیکھکر
لعل یمن پیتا تھا خون جگر
ہوئے محاسن رخ تاباں کے گرد
شب تھی مگر مہر درخشاں خجل
قامت موزوں سے قیامت خجل
فتنۂ آشوب جہاں منفعل
قد نہ تھا سرو سر تا بقدم نور تھا
شمع ساں سایہ بھی گریبان تھا
دیکھکے اس شمع کو یہ بیقرار
کرتا تھا پروانہ جان نثار
پاؤں پر رکھکے سر عجز و نیاز

گر رخت از پردہ بروں آمدے
شام محبت سحرے داشتے

خاک پہ بسمل سا تڑپنے لگا
ضعف سے ناگاہ جو غش آگیا

آگ سی بھڑکی دل بیتاب میں
دولت دیدار ملی خواب میں

حسن خداداد دیکھایا اُسے
چاند سا مکھڑا نظر آیا اُسے

ماہ نہ تھا مہر شب افروز تھا
مہر نہ تھا۔ نور تھا۔ معبود تھا

ماہ کہاں اور وہ صورت کہاں
مہر کہاں نور کی مورت کہاں

شام کو رونق ہوئی اس نور سے
حق کی تجلی تھی عیاں طور سے

دوش پر جو کل شب فام تھی
دل کے پھنسانیکے لئے دام تھی

دوش پہ جو بکھرے ہوئے بال تھے
دل کے پھنسانیکے لئے جال تھے

لوح جبیں نیمۂ ماہ تمام
ماہ جسے کرتا ہو جھک کرکے سلام

ابرو باریک جو خمدار تھے
قتل کو عشاق کے تلوار تھے

نرگس مخمور وہ مے کش جیسے
دیکھکر سرمے کی طرح دل پسے

سرخی وہ ڈوروں کی وہ سرمہ سیاہ
خوبی وہ آنکھوں وہ نیچی نگاہ

عاشق غمدیدہ کو نزع پا گئی
جسکی خدا کو بھی ادا بھا گئی

نعت نبی تھی بہت دل پسند
شمع کی لو ہوتی ہے جیسے بلند

قصہ حضرت بلال رض

عرض لگا کرنے بندہ نواز
جب سے مدینہ سے سدہارے حضور
جبسے ہے بیزار ہوں میں ناصبور
آپ مجھے بھول گئے اسقدر
بندۂ مسکین کی نہ لی کچھ خبر
رحم سے ارشاد ہوا اے بلال
ہوش میں آ یا ترا کدھر ہے خیال
وصل میرا گر تجھے مقصود تھا
میں تو ترے پاس موجود تھا
پھر یہ غم تو نے کیا کس لئے
میرا وطن چھوڑ دیا کس لئے
خاک سے اٹھ قصد مدینہ کا کر
گرد در روضہ پہ وہاں ہو بسر
پھر تو اس جا سے سوئے یثرب چل
عاشق بیتاب کو ہوئی بیکلی
چونک

جب سنی اس غمزدہ نے یہ خبر
بس سم تو پیدہ تھا اور بنگ در
نعرہ لگا کر سے جو وہ خستہ تن
گھر سے نکل آئے حسین اور حسن
وہ بھی روانہ ہوئیں حضرت کے پاس
وہ بھی مدینے سے تھیں انکی اداس
وہ بھی سدھاریں سوئے گل غنچہ دہن
قبر سے صدا آئی کہ وہ کہاں ہیں
ڈیوڑھی پہ حاضر ہے تمہارا غلام
نوربنی پہنچے میرا سلام
چوم کے چوکھٹ کو کہنے لگا
پیرہ پاک سے در پہ گیا

چوک پڑا خواب سے خوابیدہ بخت — شہ کو نہ پایا زمرد کا تخت
تازہ مزا وصل کا یاد آگیا — حجرۂ تاریک میں گھبرا گیا
پھر وہی وحشت تھی وہی اضطراب — پھر دل وحشی سے کیا یوں خطاب
یاں بھی جنوں کا نہیں جاتا خلل — چل دل دیوانہ مدینے کو چل
یا زہوای چمن آرزو دست — جلوۂ سرو دو سمنم آرزو دست
توبہ زمے کردم و آید بہار — ساقی توبہ شکنم آرزو دست
غنچہ گل راچہ کنم اے نسیم — بوئے ازاں پیرہنم آرزو دست
جذبہ دل اس کا ہوا رہنما — تن سے لگی غنچۂ دل وا ہوا
انس جو تھا خانہ دلدار سے — ملتا تھا رو کر در و دیوار سے
جب دل شیدا کو ہوا اضطراب — مرقد انور سے کیا یوں خطاب
ای مدنی برقعہ و کی نقاب — سایہ نشین چند بود آفتاب
منتظراں برابلب آمد نفس — ای ز تو فریاد بفریاد رس
دل سے کہا مجھکو جانا ہے ضرور — بنت رسولؐ عربی کے حضور
باپ کی بو باس اسی گل میں ہے — جز و میں ہے وہی جو کل میں ہے
شمع حریم نبویؐ ہے بتول — آئینہ مصطفوی ہے بتول

قصہ حضرت بلال رض

دیکھ کے حسین کو رونے لگا
رو کے کہنے لگا کہ واحسرتا
پیش پدر فاطمہ رض تنہا گئیں
چھوڑ کر ان بچوں کو یہ سب
انکی یتیمی کی نہیں چارہ گر
انکی یتیمی پہ نہ کی کچھ نظر
شہر میں شہرت ہوئی اے بلال رض حال
لہجہ سے بہت تنگ خاص و عام
پہنچے ملاقات کو سب پیر و جوان
خلق کا گروان سے ہوا ازدحام
کرتا تھا اصرار یہ ہر پیر و جوان
آج سنا دیجئے ہم کو اذان
کرتا تھا کس طرح کہوں میں ادا
میری اذان کا نہ رہا قدردان

جب سکو

عشق کا غم چارہ گر جان ہوا
خانۂ محبوب کا مہمان ہوا
جان گئی جان کے جویا کے پاس
پہنچا مریض اپنے مسیحا کے پاس
ذرہ ہوا مہر درخشاں میں گم
قطرہ ہوا چشمۂ حیوان میں گم
پیاسے نے دریا سے ملاقات کی
خوب تلافی ہوئی مافات کی
چاہتے ہیں جسکو بلاتے ہیں یوں
شربت دیدار پلاتے ہیں یوں
حیف کہ ہم پھرتے ہیں شام سحر
حرص کا کاسہ لئے یوں دربدر
گھر کے نہ دلدار کے گھر کے ہوئے

کس کو سناؤں کہ پیمبر نہیں
دل نہیں قابو میں کہ دلبر نہیں
نام جو آتا تھا بتاتا تھا میں
ان کی طرف ہاتھ اٹھاتا تھا میں
کیا کروں اب کسکو بتاؤں میں
کسکی طرف ہاتھ اٹھاؤں بھلا
اتنے میں حسنین بھی بولے کہ ہاں
ہم بھی ہیں مشتاق سناؤ اذاں
حکم سے شہزادوں کے مجبور تھا
بام پر مسجد کے وہ غمگین چڑھا
جس گھڑی اللہ اکبر کہا
گھٹتا تھا لوگوں کا چھری سی گلا
پھر جو کہا اشہد ان لا الہ
گم ہوا اللہ میں مانند آہ
ہوتا تھا اس عاشق لسین سے
شین کا ہر لفظ ادا سین سے
شو ہوا عاشق لسین سے
سین بھی یہ قابل تحسین ہے
آیا زباں پر جو محمد کا نام
بس لیا ہاتھوں سے کلیجے کو تھام
کہتے ہیں کوٹھے سے گرا بیخبر
کر گیا کہتے ہیں جہاں سے سفر
مرقد انوار کو اشارہ کیا
زندگی سے اپنی کنارہ کیا
ہاتھ سوئے قبر اٹھا رہ گیا
سر جو جھکایا تھا جھکا رہ گیا
ماتم و غم غمزدہ کا عام تھا
حجرہ ازواج میں کہرام تھا
خاک پہ تڑپا جو وہ اندھگیں
عرش کو جنبش ہوئی کانپی زمیں

قصہ حضرت بلال رضہ

ہم نہ ادھر کے نہ ادھر کے ہوئے
رحمت عالم مجھے بلوائیے
رحم مرے حال پہ فرمائیے
شربت دیدار پلا دیجئے
بہر خدا میری دوا کیجئے
جلد خبر لیجئے فریاد ہے
مجھکو نہیں چاہئے باغ ارم
ہم ہوں میرا اور وہ خاک قدم

غزل در وصف قدم شریف

تنگ ہوم ہوتا ہے دیکھ کر جو
تب سے کجی میں کرتا ہے اپنا گھر قدم

کاتب قسمت کی پوشیدہ تحریریں

کون ایسا انسان ہے جو اپنے مقدر کا حال معلوم کرنا نہ چاہتا ہو۔ لیکن آپ کاتب قسمت کی پوشیدہ تحریریں اسوقت تک نہیں پڑھ سکتے جب تک ہمارا

فالنامہ قرآنی

مطالعہ فرمائیں۔ اس عجیب و غریب کتاب میں قسمت کے پوشیدہ راز اس طرح بے نقاب کر دیئے گئے ہیں کہ مستقبل آئینہ کی طرح روشن ہو جاتا ہے اور آپ ہر بات کا انجام آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں ہمارا فالنامہ قرآنی عام بازاری فالناموں کی طرح نہیں ہے بلکہ علم نجوم اور علم جفر کی بنیاد پر ایک خفیہ علمی کتاب ہے ہدیہ ۸ر

(ملنے کا پتہ)

رحمٰن برادرس ناشران و تاجران کتب فریئر روڈ کراچی (پاکستان)

ہر خواب قدرت کا ایک غیبی اشارہ ہے

حدیث شریف ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا ایک جزو ہوتا ہے۔ خواب ہی آنے والے غیبی واقعات کا علم ہوتا ہے۔ لیکن ہم اپنی غلطی سے خواب کو بعض وا ہمہ سمجھ کر قدرت کے ایک بہت بڑے اشارے اور انتباہ سے محروم رہتے ہیں۔

خواب نامہ

علم تعبیر خواب کے سلسلہ میں ہمارا خواب نامہ ایک بہترین علمی کتاب ہے جس میں خواب کے فلسفہ پر پوری بحث کی گئی ہے اور ہر قسم کے خواب کی اسقدر آسان تعبیر دی گئی ہے کہ آپ اپنے خوابوں کی حقیقت کو سمجھکر غیبی اشارہ سے واقف ہو سکتے ہیں اور زندگی کے بڑے بڑے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ خواب نامہ کا مطالعہ ہر اس عورت اور مرد کے لئے ضروری ہے جو خواب کے ذریعہ قدرت کے غیبی اشاروں کو سمجھکر زندگی میں کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے:- ہدیہ ۸ر

(ملنے کا پتہ)

رحمٰن برادرس ناشران تاجران کتب فریئر روڈ کراچی (پاکستان)

Scanned by CamScanner